شاہ عبدالعزیزؒ اور ان کی اولاد کو اس ملک میں حکومت کرتے ہوئے سو سال سے زیادہ عرصہ ہوا ہے۔ اس خاندان کی اعلیٰ روایات میں سے دین اسلام کے احکام کی اطاعت، علماء کے ساتھ روابط، عقیدہ توحید کی پاسداری، اعلیٰ اخلاق اور تواضع کے ساتھ ساتھ اپنی قوم کی خیر خواہی و ہمدردی نمایاں اوصاف ہیں۔ اسی وجہ سے عوام و باشندگان ان سے بے حد محبت کرتے ہیں۔ شاہ عبداللہ اس نجیب خاندان میں سے مملکت کا چھٹا بادشاہ ہے۔

آپ 1924 میں ریاض میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار کے قائم کردہ مدرسے میں بڑے بڑے ماہر اساتذہ سے مکمل کی۔ خود شاہ عبدالعزیزؒ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت میں خصوصی دلچسپی لیتے تھے۔ بعد ازاں اس وقت کے معروف و نابغہ روزگار علماء کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیے، علماء کے مجالس سے بھی فیضیاب ہوتے رہے۔ اپنے والد ماجد سے حکمرانی کے ڈھنگ اور حربی حکمت، قبائلی اسرار و رموز سے روشناس ہوئے، والد محترم کے بعد اپنے بھائیوں شاہ سعود، شاہ فیصل، شاہ خالد اور شاہ فہد رحمہم اللہ کے دست و بازو بنے رہے، شب و روز ان کے ساتھ بسر ہوئے، بڑے اہم ملکی و بین الاقوامی امور کے فیصلوں میں شریک رہے، اس طرح ان کی نگہ بلند، سخن دلنواز اور جاں پرسوز ہوئی جو کہ میر کارواں کا رخت سفر ہے۔ شاہ فیصلؒ کے دور میں نیشنل گارڈ کے کمانڈر کی حیثیت سے اور شاہ خالدؒ کے دور میں نائب ولی عہد و کمانڈر نیشنل گارڈ کی صورت میں فرائض منصبی سرانجام دیتے رہے۔

1982 میں شاہ فہد نے حکومت سنبھالی تو انہوں نے شہزادہ عبداللہ کو اپنا ولی عہد مقرر کر دیا۔ اور نیشنل گارڈ کی کمانڈ کے علاوہ نائب وزیر اعظم کا بھی عہدہ دیا۔ گویا نوجوانی سے لیکر اب تک اعلیٰ عہدوں پر فائز چلے آرہے ہیں۔ خاص کر خادم الحرمین ملک فہد کی علالت کے دوران حکومت کی بھاگ ڈور سنبھالنے کی وجہ سے حکمرانی کا طویل تجربہ حاصل ہے۔

طویل القامت شاہ عبداللہ بن عبدالعزیزؒ واضح عربی خدوخال اور نہایت سادہ طبیعت کے مالک ہیں، آپ نرم گفتاری اور صاف گوئی کے لئے مشہور ہیں۔ اسلامی اقدار کی پابندی کرتے اور لوگوں کو بھی اس کی تلقین کرتے ہیں۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مغرب کی طرف سے سعودیہ عربیہ کی اسلامی روایات و پختہ عقیدے پر تنقید کے ساتھ ان کو پیشکش کی گئی کہ یہ ملک اسلامی روایات و عقیدے سے ہٹ جائے تو انہیں عالمی تجارتی تنظیم W.T.O میں شامل کیا جائے گا۔ شاہ عبداللہ نے جواب میں کہا کہ ہم تجارتی مواقع اور سرمایہ کاری کی شراکت کو خوش آمدید کہتے ہیں، مگر اپنے فکر و تہذیب کو بدلنے اور اسلامی اقدار پر کوئی سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اسی طرح فلسطین و کشمیر وغیرہ مظلوم اقوام کے سلسلے میں ان کا موقف بہت واضح اور جاندار رہا ہے۔ بہر حال خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ کی ہمہ پہلو شخصیت اس قابل ہے کہ وہ اس عظیم مملکت کی عظمت رفتہ کا امین و خیر خلف ثابت ہوں۔